# پاکستان میں بدلتے سیکیورٹی خطرات

ڈرون حملے، بلوچستان میں ٹی ٹی پی کی سرگرمیاں اور پاک افغان کشیدگی

۹ تا ۲۱ اکتوبر ۲۰۲۶ | عطاء اللہ حفیظ — وار مانیٹر نیوز ڈیسک

## خلاصۂ رپورٹ

پاکستان میں اکتوبر کے دوسرے اور تیسرے ہفتے کے دوران سیکیورٹی کی صورتِ حال غیر مستحکم رہی۔ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں مسلح حملوں، اغوا اور سیکیورٹی کارروائیوں کے ساتھ جنوبی پنجاب میں کواڈکاپٹر حملوں اور بلوچستان میں کالعدم تحریک طالبان پاکستان کی سرگرمیوں سے متعلق نئے دعوے سامنے آئے۔ پنجگور میں مبینہ میزائل حملوں کی ویڈیو اور بلوچستان سے متعلق تنظیم کے ابلاغی بیانات بھی اس جائزے کے اہم موضوعات ہیں۔

## ۱۔ قومی سیکیورٹی صورتِ حال

پاکستان انسٹی ٹیوٹ فار کانفلکٹ اینڈ سیکیورٹی اسٹڈیز (□□□□□) کے مطابق ۹ تا ۱۵ اکتوبر کے دوران ملک میں ۳۴ عسکریت پسند حملے ریکارڈ ہوئے، جبکہ گزشتہ ہفتے ان کی تعداد ۴۶ تھی۔ تقریباً ۲۶ فیصد کمی کو مستقل بہتری قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ۲۲ ستمبر تا ۲۱ اکتوبر کے تیس روزہ اعداد و شمار میں مختلف نوعیت کے ۲۲۸ سیکیورٹی واقعات، ۳۴۳ ہلاکتیں، ۱۲۰ زخمی اور اغوا سے متاثرہ ۱۰۹ افراد رپورٹ ہوئے۔ ان اعداد و شمار میں عسکریت پسند حملوں کے علاوہ سیکیورٹی کارروائیاں بھی شامل ہیں۔

## ۲۔ خیبر پختونخوا: مسلسل سیکیورٹی دباؤ

شمالی وزیرستان، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان اور دیگر جنوبی اضلاع سے مسلح واقعات اور سیکیورٹی کارروائیوں کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ میر علی میں مبینہ ڈرون حملے سے تین مشتبہ ٹی ٹی پی ارکان کی ہلاکت کی اطلاع □□□□□□□□□□□□ نے دی۔ بنوں میں ایک الگ کارروائی میں مشتبہ مسلح شخص کی ہلاکت کا دعویٰ ریاستی حامی ذرائع نے کیا۔ رمک کے قریب مسافروں کے اغوا اور بعد میں چھ افراد کی بازیابی کی اطلاعات بھی سامنے آئیں۔ ان واقعات کی آزادانہ تصدیق مکمل نہیں۔

## ۳۔ جنوبی پنجاب میں کواڈکاپٹر حملوں کا خطرہ

۳ اکتوبر کو ڈیرہ غازی خان میں جھنگی اور لکھانی پولیس چوکیوں پر ڈرون سے دھماکا خیز مواد گرائے جانے کی پولیس نے اطلاع دی۔ ضلعی پولیس افسر صادق بلوچ کے مطابق ایک اہلکار معمولی زخمی ہوا۔ پولیس نے حملہ آوروں کو ٹی ٹی پی سے منسلک قرار دیا۔ یہ واقعہ بنیادی جائزے کی مدت سے پہلے پیش آیا، مگر اس کے اثرات اہم ہیں۔ چھوٹے ڈرونز کا استعمال پولیس تنصیبات اور قریبی شہری آبادی کے تحفظ کے لیے نئے چیلنج پیدا کرتا ہے۔ خطرے کی اصل شدت کا تعین مسلسل تصدیق شدہ اعداد و شمار سے ہونا چاہیے۔

## ۴۔ بلوچستان میں ٹی ٹی پی کی ممکنہ توسیع

بلوچستان میں مسلح تشدد کا جائزہ عموماً بلوچ علیحدگی پسند تنظیموں کے حوالے سے لیا جاتا رہا ہے، لیکن ٹی ٹی پی سے منسوب حالیہ بیانات اور حملوں کے دعوے ایک اضافی سیکیورٹی پہلو ظاہر کرتے ہیں۔ □□□□□ کے جولائی تا ستمبر جائزے میں بلوچستان سمیت مختلف علاقوں میں تنظیمی روابط بڑھانے کی کوششوں کا ذکر ہے۔ چاغی، کوئٹہ، ہرنائی، زیارت، پشین اور پنجگور سے متعلق دعوے سامنے آئے۔ تاہم تنظیمی اعلانات مستقل موجودگی، مقامی حمایت یا عسکری قوت میں اضافے کا حتمی ثبوت نہیں۔

## ۵۔ پنجگور میں مبینہ میزائل حملے

۱۸ اکتوبر کو ٹی ٹی پی نے ایک ویڈیو جاری کی اور دعویٰ کیا کہ اس میں پنجگور ایئرپورٹ اور پیر عمر چیک پوسٹ پر مارٹر اور میزائل حملے دکھائے گئے ہیں۔ □□□□□□□□□□□□□□□□ نے ویڈیو کے اجرا کی اطلاع دی۔ ویڈیو کی موجودگی حملے کی تاریخ، ہتھیاروں کی درست نوعیت، نقصان یا ہلاکتوں کی آزادانہ تصدیق نہیں کرتی۔ اگر یہ دعوے درست ثابت ہوں تو بلوچستان میں تنظیم کی سرگرمیوں کے جائزے میں اہم ہوں گے۔ آزادانہ تصدیق تاحال باقی ہے۔

## ۶۔ بلوچستان سے ٹی ٹی پی کے ابلاغی بیانات

۲۰ اکتوبر کو ٹی ٹی پی کے بلوچستان ونگ سے منسوب ایک ویڈیو بیان سامنے آیا، جس میں علاقائی سیاسی و سماجی معاملات زیرِ بحث تھے۔ دستیاب نگرانی کے اندراج میں ویڈیو کی زبان عربی درج ہے، جبکہ بلوچی زبان میں

بیان کی اطلاع کے لیے اصل مواد کی مزید تصدیق ضروری ہے۔ اگر بلوچی بیان کی تصدیق ہوتی ہے تو یہ بلوچ بولنے والی آبادی تک تنظیمی پیغام پہنچانے کی کوشش کا اشارہ ہوگا۔ تاہم ابلاغی سرگرمی کو خود بخود عسکری طاقت یا عوامی حمایت میں اضافے کا ثبوت نہیں سمجھنا چاہیے۔

## ۷۔ بلوچستان میں دیگر مسلح تنظیمیں

چاغی، خضدار اور دیگر اضلاع سے حملوں، مسلح جھڑپوں، تجارتی گاڑیوں کو روکنے اور سیکیورٹی کارروائیوں کی اطلاعات سامنے آئیں۔ بعض بلوچ علیحدگی پسند تنظیموں نے بھی ہلاکتوں اور حملوں کے دعوے کیے، جن کی مکمل آزادانہ تصدیق دستیاب نہیں۔ ٹی ٹی پی اور بلوچ علیحدگی پسند گروہوں کے مقاصد اور تنظیمی ڈھانچے الگ ہیں؛ انہیں ایک ہی دھارے میں شامل کرنا تجزیاتی طور پر درست نہیں۔

## ۸۔ پاکستان اور افغانستان کی سرحدی کشیدگی

کرم اور پکتیا سے ملحقہ سرحدی علاقوں میں جھڑپوں کی اطلاعات سامنے آئیں۔ پاکستان نے افغان سرزمین سے مسلح گروہوں کی سرگرمیوں کو سیکیورٹی مسئلہ قرار دیا، جبکہ افغان فریق نے پاکستانی اقدامات اور بعض الزامات پر اعتراضات کیے۔ شہری نقصانات کے دعووں کی آزادانہ تصدیق یکساں طور پر دستیاب نہیں۔ سفارتی رابطے، قابلِ تصدیق شواہد اور شہری تحفظ علاقائی کشیدگی کم کرنے کے لیے اہم رہیں گے۔

## ۹۔ شہری تحفظ، اغوا اور معاشی اثرات

مسافروں کے اغوا، تجارتی گاڑیوں کو روکنے اور اہم شاہراہوں پر مسلح سرگرمیوں سے شہری نقل و حرکت اور کاروباری اعتماد متاثر ہو سکتے ہیں۔ سیکیورٹی کامیابی کو صرف کارروائیوں یا ہلاکتوں کی تعداد سے نہیں جانچنا چاہیے؛ شہریوں کا تحفظ، صحت و تعلیم تک رسائی اور تجارت کا تسلسل بھی اہم پیمانے ہیں۔ ہر اغوا کو بغیر شواہد کسی مخصوص عسکریت پسند تنظیم سے منسوب کرنا درست نہیں۔

## ۱۰۔ آنے والے ہفتوں کے اہم سوالات

کیا جنوبی پنجاب میں ڈرون حملوں کا تسلسل برقرار رہتا ہے؟ کیا بلوچستان میں ٹی ٹی پی کے تنظیمی دعووں کی آزادانہ تصدیق ہوتی ہے؟ پنجگور کے مبینہ حملوں کے نتائج کے بارے میں قابلِ اعتماد معلومات سامنے آتی ہیں

یا نہیں؟ کیا مقامی زبانوں میں ابلاغ تنظیمی حکمتِ عملی کا مستقل حصہ بنتا ہے؟ اور کیا پاک افغان سیکیورٹی اختلافات میں سفارتی پیش رفت ہوتی ہے؟

## مجموعی تجزیاتی نتیجہ

پاکستان کے داخلی سیکیورٹی خطرات صرف تعداد میں نہیں بلکہ جغرافیائی پھیلاؤ اور طریقۂ کار کے اعتبار سے بھی بدل رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب میں کواڈکاپٹر حملوں، بلوچستان میں ٹی ٹی پی کی سرگرمیوں کے دعووں، پنجگور کی ویڈیو اور مقامی ابلاغی کوششوں کو مسلسل نگرانی کی ضرورت ہے۔ تاہم مسلح تنظیموں کے بیانات کو ان کی حقیقی قوت کا ثبوت نہیں سمجھا جا سکتا۔ درست جائزے کے لیے آزادانہ تصدیق، شہری تحفظ اور علاقائی حالات کے مسلسل مطالعے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

ادارتی نوٹ: غیر مصدقہ دعووں کو ثابت شدہ حقائق کے طور پر پیش نہیں کیا گیا۔

□□□□□□□□:□.□□/□□□□□□□□□□10|□:□□□□□□□□□□□□□□□□